اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۳

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

روزنامہ

دارالامان قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸ | ۲۳ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش | ۱۷ جمادی الآخری ۱۳۵۹ھ | ۲۳ جولائی ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ سماجیوں کی موجودہ حالت

موجودہ زمانہ میں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے عظیم الشان مصلح نے مبعوث ہونا تھا۔ اور مذہبی دُنیا میں انقلاب عظیم واقعہ ہونے والا تھا۔ اس لئے ہر مذہب کے لوگوں میں ایک ہلچل سی پیدا ہو گئی۔ اور بعض لوگ مصلح بن کر کھڑے ہو گئے۔ چونکہ اصلاح کی ضرورت سختی سے محسوس کی جا رہی تھی اس لئے ان کی خوب آؤبھگت ہوئی۔ کیونکہ انہوں نے اصلاح اور ترقی کے نام سے وُہی باتیں پیش کیں جنہیں عام لوگوں کی پذیرائی حاصل تھی۔ اور اس وجہ سے ان کے متعلق سمجھ لیا گیا۔ کہ وُہ بڑے کامیاب مصلح ہیں۔ لیکن جب اصل حالات کو دیکھا جائے۔ تو اصلاح کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ وُہی لوگ شکوہ کناں نظر آتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو اصلاح یافتہ سمجھتے ہیں :۔

اس سلسلہ میں ہم آریہ سماج کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ آریہ سماجی وُہ لوگ ہیں۔ جو سوامی دیانند جی کو اس زمانہ میں ویدک دھرم کا مصلح سمجھتے ہیں۔ اور جن کا آج تک یہ ادعا چلا آ رہا ہے۔ کہ دُنیا کے لئے نجات اور کامیابی کا واحد ذریعہ وہ تعلیم ہے۔ جو سوامی جی نے ویدوں کی طرف منسوب کر کے پیش کی ہے۔ لیکن اس تعلیم نے آریوں پر جو اثر پیدا کیا ہے وُہ ایک آریہ اخبار "آریہ ویر" (۱۲ جولائی) کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ :۔

"ہم سمجھتے ہیں۔ دُنیا کے کلیان (نجات) کا ٹھیکہ پربھو (خدا) نے ہمیں دے دیا ہے جس طرح عیسےٰ مسیح ایک دفعہ صلیب پر چڑھ کر سارے عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ کر گیا۔ اسی طرح دیانند ہمارے لئے کفارہ کر گیا۔ بس ہمارے لئے آریہ سماج میں چار آنے یا آٹھ آنے چندہ دینا کافی ہے۔ ہمارا بیڑا پار ہو جائے گا۔ سناتنیوں کو کوستے تھے۔ اور ٹکے سیر مکتی ملے۔ آدی کے بھجن۔ ان کے سمبندھ میں گاتے تھے۔ لیکن آج کیا ہماری حالت ان سے بھی بدتر نہیں ہو گئی ہے؟"

یہ سوال ہی آریہ صاحبان کی حالت کا آئینہ دار ہے۔ جو بتا رہا ہے۔ کہ سوامی دیانند جی کو ریفارمر اور مصلح ماننے والے آریہ دوسروں کی نسبت بہتر پوزیشن میں نہیں۔ بلکہ بدتر میں ہیں۔ لیکن "آریہ ویر" نے اپنے بیان کی تائید میں واقعات بھی پیش کئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے :۔

"اس ہفتے کی ہی بات ہے۔ آریہ سماج وچھووالی کے ایک سبھاسد سے میری بات چیت ہوئی۔ میں نے پوچھا۔ آپ کو آریہ سماج کے دس نیم (اصول) یاد ہیں۔ جواب ملا۔ نہیں۔ پھر پوچھا۔ رشی دیانند کے گرنتھوں کے نام تو ستیارتھ پرکاش رسنسکار ودھی۔ رگو یدبھاشیہ بھومکا کے سوائے اور کسی پستک کا نام نہ بتا سکا۔ مزید دریافت کیا ستیارتھ پرکاش سارا پڑھا ہے۔ جواب ملا۔ کہ کہیں کہیں سے پڑھا ہے۔ وُہ بھی سناتنیوں اور مسلمانوں کے کھنڈن کا۔"

اس کے بعد لکھا ہے :۔

"ایسے آریہ سماجی بھی مشکل سے آج ۲۵ فیصدی ملتے ہیں۔ ورنہ ۷۴ فیصدی تو ایسے ہیں۔ جو اس سبھاسد سے بھی درجوں نیچے ہیں۔ صرف ایک فیصدی ایسے مل سکتے ہیں جنہیں آریہ سماج کے سدھانتوں (عقائد) کا گیان ہو۔"

یہ تو تعلیمی اور اعتقادی حالت کا ذکر ہے۔ عملی حالت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اپدیشک (واعظ) جو دوسروں کی اصلاح کے کام پر مقرر ہوتے ہیں۔ اور سنیاسی (تارک الدنیا) جو اپنی زندگی کی غرض و غایت عبادت۔ اور مذہب کی اشاعت قرار دیتے ہیں۔ ان کی حالت یہ ہے۔ کہ

(۱) "اپدیشک سبھاؤں کے پردھان۔ منتری یا پرچار ادھشٹاتا کی خوشامدیں کرتے نہیں تھکتے۔ اپدیشکی کو بھی آج روٹی کھانے کا ایک پیشہ بنا لیا گیا ہے۔"

(۲) "آریہ سماج میں اکثر سنیاسی آج ستیہ کے نہیں۔ پارٹیوں۔ سرمایہ دار و دھنی لیڈروں کے ایجنٹ اور پرچارک بنے ہوئے ہیں۔ ان کی کوٹھیاں ان کے لئے پربھو (خدا) کے مندر ہیں۔ جن کی پرکرما (طواف) کرنا وہ اپنا گورو سمجھتے ہیں۔"

غرض آریہ صاحبان کی اعتقادی اور عملی حالت کا یہ معمولی سا تذکرہ ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ یہ اصل حالت سے بہت کم ہے۔ چونکہ آریہ سماج روحانیت سے محروم ہے۔ اس لئے ایسا ہی ہونا ضروری ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ عملی۔ اور اعتقادی لحاظ سے اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو قلوب میں اطمینان اور سکینت پیدا کر سکتا ہے۔ اور جس کے ذریعہ انسان اپنے اندر بہت بڑا تغیر محسوس کرتا ہے۔ اسلام کو اسکی اصل شکل میں موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا۔ اور خدا کے فضل سے ایک ایسی جماعت پیدا کی۔ جو اسلامی تعلیم کا نمونہ ہے :۔

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۲۱ وفا ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ابھی تک علیل ہے۔ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخار کی شکائت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

آج مسجد اقصیٰ میں بعد نماز مغرب بصدارت مولوی عبد الاحد صاحب حلقہ مسجد مبارک کا تحریک جدید کے متعلق جلسہ ہوا جس میں صاحب صدر مولوی شریف احمد صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح نے مختلف مطالبات تحریک جدید پر تقریریں کیں ؛

تحریک جدید کے جلسے اور موعودہ چندہ کی ادائگی

تحریک جدید کے سالانہ جلسوں کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ ۱۱ اگست کو منعقد کئے جائیں۔ جن میں تحریک جدید کے تمام مطالبات پیش کر کے ان پر عمل کرنے کی مزید تحریک کی جائے۔ تاکہ اگر اس بارے میں کسی میں سستی پیدا ہو چکی ہو۔ تو وہ دور ہو جائے۔ لیکن اس جلسہ سے قبل مردوں۔ عورتوں اور بچوں کے علیحدہ علیحدہ جلسے بھی کئے جائیں۔ جن میں تحریک جدید کے مطالبات کی اہمیت پیش کی جائے۔ امید ہے کہ تمام جماعتیں حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مصروف ہوں گی۔ اور تحریک جدید کے موعودہ چندہ کی ادائگی کے لئے خاص کوشش کر رہی ہونگی۔ وعدہ کرنے والے وہ اصحاب جو ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے انہیں چاہیئے۔ کہ ۱۱ اگست سے پہلے پہلے رقم ارسال کر کے ثواب عظیم حاصل کریں ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ادائگی زکوٰۃ کی تاکید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "زکوٰۃ کیا ہے؟
"یوخذ من الامراء و یرد الی الفقراء امیر سے لے کر فقرا کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلےٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی تھی۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر یہ فرض ہے۔ کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی۔ تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا۔ کہ غرباء کی امداد کی جائے" (ماخوذ از فتاوےٰ احمدیہ)۔

کسی احمدی کا حق نہیں کہ وہ بطور خود زکوٰۃ کا روپیہ تقسیم کرے بلکہ ضروری ہے۔ کہ زکوٰۃ کا روپیہ امام وقت کے ذریعہ تقسیم ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں:۔

"عزیزو یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (قادیان) اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے" (ماخوذ از کشتی نوح صفحہ ۷۰)

ناظر بیت المال قادیان۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا جمع صلوٰتین کے متعلق فتویٰ

بالعموم احباب جماعت احمدیہ میں یہ مسئلہ رائج ہے۔ کہ نمازوں میں مقررہ ترتیب کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اور جمع صلوٰتین کی صورت میں اگر پہلی نماز ہو چکی ہو۔ اور امام دوسری نماز پڑھا رہا ہے۔ تو اس بات کے علم اور عدم علم کی صورت میں کہ فلاں نماز ہو رہی ہے احباب مقررہ ترتیب کے مطابق نماز ادا کرتے ہیں مثلاً اگر نماز ظہر اور عصر جمع کی جا رہی ہیں۔ اور کوئی صاحب ایسے وقت میں آکر شامل ہوتے ہیں جب نماز ظہر ختم ہو چکی ہے۔ اور امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہے۔ تو ایسے دوست اس بات کے علم اور عدم کی صورت میں کہ نماز عصر ہو رہی ہے ظہر کی نماز ادا کر کے پھر عصر میں شامل ہوتے ہیں ؛

اس مسئلہ کی مزید تحقیق کے لئے ایک دوست نے یکم جنوری ۱۹۴۰ء کو مفتی سلسلہ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی خدمت میں مندرجہ صورت پیش کرتے ہوئے فتویٰ چاہا تو جناب مفتی صاحب نے انہیں لکھا۔ کہ "جماعت کے ساتھ شامل ہو جانا چاہیئے۔ ترتیب ضروری نہیں"۔ نیز لکھا۔ کہ "جو نماز امام کے ساتھ پڑھ لی ہے۔ وہ نماز تو ہو چکی مگر جو رہ گئی ہے اس کو دوبارہ پڑھے" جب یہ فتوےٰ اس دوست کو ملا تو انہوں نے عام فتوےٰ اور مفتی سلسلہ کے فتوےٰ میں اختلاف دیکھ کر نظارت ہذا کو لکھا۔ کہ اس بارہ میں آخری فیصلہ کرا کر عام احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جائے۔ اس پر نظارت ہذا نے جب مندرجہ اختلاف کو بتفصیل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بغرض استصواب پیش کیا تو حضور نے ذیل کا فتوےٰ صادر فرمایا۔ جو عام احباب کی اطلاع کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ "مولوی صاحب کا فتوےٰ اس حالت میں درست ہے۔ کہ اگر مقتدی کو معلوم نہ ہو۔ کہ کونسی نماز ہے اس صورت میں مقتدی کی وہی نماز ہوگی جو امام کی تھی۔ خواہ اس نے اس کے خلاف ہی نیت باندھی ہو۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتوےٰ ہے۔ لیکن اگر مقتدی کو معلوم ہو جائے کہ یہ بعد کی نماز ہے۔ تو پہلے پہلی نماز الگ پڑھے۔ پھر جماعت میں شامل ہو۔ یہ فتوےٰ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مونہہ سے میں نے سنا ہے۔"

ناظر تعلیم و تربیت

خلافت جوبلی فنڈ

الحمد للہ کہ احباب جماعت میں خلافت جوبلی فنڈ کے بقائے ادا کرنے کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس ہفتہ میں قریباً ۱۶۰۰ روپیہ کی وصولی ہوئی ہے۔ جس میں چودھری محمد سعید صاحب بی۔ اے پنجور سٹیٹ کا ۵۰۰ روپیہ بھی شامل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

دوسرے بقایا دار احباب بھی اپنے بقائے صاف کرنے کی طرف توجہ فرمائیں عہدیداران جماعت ہائے مقامی کا فرض ہے۔ کہ بقایا دار احباب سے جلد بقایا رقمیں وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں ؛

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا مسلک

اور مولوی محمد علی صاحب

(۱)

اخبار "پیغام صلح" ۱۷۔ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا ایک "مکتوب گرامی" شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"ہم نے حضرت مولوی نور الدین علیہ الرحمۃ کو خلیفہ تسلیم کیا۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک لفظ کی آڑ لے کر ایک شخص ان عقائد کی ترویج کرے۔ جو صریحاً قرآن و حدیث کے اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ جب میاں محمود احمد صاحب خلاف قرآن و حدیث۔ اور اقوال حضرت مسیح موعود مسلمانانِ عالم کو کافر ٹھہراتے ہیں۔ تو کیا حضرت مولوی صاحب مرحوم کو جو حضرت مسیح موعود کے مسلک پر چل رہے تھے۔ خلیفہ ماننے سے یہ لازم آگیا۔ کہ مسلمانوں کی تکفیر کرنے والے کو بھی خلیفہ تسلیم کر لیا جائے اور آئندہ جو کوئی بھی پاک یا ناپاک اس گدی پر بیٹھے۔ اس کو خلیفہ مان لیا جائے"

مولوی محمد علی صاحب کے اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ اور ان کے ہم خیال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت کے قائل تھے۔ اسی لئے انہوں نے حضرت مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح اول مانا۔ اور آپ کی بیعت کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ آپ کا فرمان ہمارے لئے ایسا ہی ہوگا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جو خلیفہ منتخب ہوگا۔ چونکہ وہ ان کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ کے مسلک کے صریح خلاف چل رہا ہے۔ اسے مسیح موعود کا خلیفہ ماننا دین نہیں۔" اس لئے خلیفہ نہ مانا۔ گویا مولوی صاحب اور ان کے رفقا کو مسئلہ خلافت کا انکار نہیں۔ بلکہ خلیفہ کی ذات سے اختلاف ہے:۔

اب ایک طرف مولوی محمد علی صاحب کے اس بیان کو رکھئے۔ اور دوسری طرف ان کے اخبار "پیغام اسلام" (۱۵۔ مارچ سنہ ...ء) کی اس تحریر کو۔ کہ:۔

"ہم لوگ تو سرے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کے ہی قائل نہیں۔ یعنی ہم اس امر کو نہیں مانتے کہ حضرت مسیح موعود کے بعد بھی خلفا کا سلسلہ اسی طرح چلے گا۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چلا تھا"

ان دونوں بیانات میں زمین و آسمان کا جو فرق ہے۔ وہ ظاہر ہے:۔

(۲)

مولوی محمد علی صاحب کے مذکورہ بالا بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ کو خلیفہ تسلیم کرنے کو تیار تھے۔ مگر مسئلہ تکفیر اس میں روک بن گیا۔ لیکن واقعات اس کی تائید نہیں کرتے۔ کیونکہ جس شخص کو یہ مسلم ہو کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ "حضرت مسیح موعودؑ کے مسلک پر چل رہے تھے" اور جس نے یہ لکھا ہو۔ کہ:۔

"حضرت **خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام** کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں۔ یا کسی اور بارے میں ان سب لوگوں کے لئے **ماننا ضروری قرار دیا گیا**۔ جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی" (نہایت ضروری اعلان)

اس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اس وصیت کے مقابلہ میں چون و چرا کی ذرا بھی گنجائش نہیں ہونی چاہیئے۔ جو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت کے متعلق فرمائی۔ اور جو مولوی محمد علی صاحب کو بھی مسلّمہ ہے۔ یعنی وہ اپنے رسالہ "حقیقت اختلاف" صفحہ ۶۹ پر اس کا ذکر یوں کر چکے ہیں:۔

"اپنی پہلی بیماری میں یعنی سنہ ۱۹۱۱ء میں جو وصیت آپ نے (یعنی حضرت خلیفہ اول مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ نے) لکھوائی تھی۔ اور جو بند کر کے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی۔ اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا"

اب اگر مسئلہ تکفیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک کے خلاف تھا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے آپ کی خلافت کے لئے وصیت کیوں فرمائی۔ بالخصوص جبکہ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عقیدہ دربارہ تکفیر کا علم تھا۔ کیونکہ آپ کا یہ عقیدہ نومبر ۱۹۱۱ء میں بقول مولوی محمد علی صاحب مروج ہو چکا تھا۔ چنانچہ مولوی صاحب اپنے رسالہ "رد تکفیر اہل قبلہ" صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں:۔

"یہ مذہب اپریل سنہ ۱۹۱۱ء سے مروج ہوا۔ جب میاں محمود احمد صاحب نے رسالہ تشحیذ الاذہان میں ایک مضمون بعنوان "مسلمان وہی ہے۔ جو خدا کے سب ماموروں کو مانے" لکھا۔ اور اس میں ان تمام لوگوں کو جو حضرت مسیح موعود کے دعوے کو نہ مانیں خواہ وہ آپ کو برا کہیں اور کافر جانیں یا اچھا کہیں اور راستباز انسان تسلیم کریں۔ خواہ ان کو دعوے سے واقفیت ہو یا نہ ہو۔ اور تبلیغ پہونچی ہو۔ یا نہ پہونچی ہو۔ کافر قرار دیا"

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اپریل سنہ ۱۹۱۱ء میں مسئلہ تکفیر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا مذکورہ بالا جو مضمون شائع ہوا۔ اس کی اشاعت سے قبل حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اسے ملاحظہ فرمایا۔ اور متعدد جگہ اپنے ہاتھ سے اصلاح فرمائی۔ اور پھر اس کے پروف بھی حضور نے ملاحظہ فرمائے۔ گویا یہ مضمون اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریر فرمایا۔ مگر اس لحاظ سے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا۔ اور اس کی اپنے قلم سے اصلاح فرمائی۔ یہ مضمون آپ کا ہی کہا جا سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس مضمون کا ذکر کرتے ہوئے اپنی تصنیف "آئینہ صداقت" (صفحہ ۸۴) میں فرمایا:

"آپ کا اصلاح کردہ مسودہ میرے پاس اب تک پڑا ہے۔ جو میرے بیان پر شاہد ہے"

الغرض مسئلہ تکفیر میں جو مسلک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہے۔ وہی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا تھا۔ اور انہیں مولوی محمد علی صاحب نے خلیفۃ المسیح تسلیم کر رکھا تھا۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو خلیفۃ المسیح نہ مانیں۔ خاص کر جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ خلافت کے متعلق نہایت واضح الفاظ میں وضاحت فرما چکے ہیں۔ چنانچہ ایک موقعہ پر فرماتے ہیں:۔

"خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے۔ اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے **میں جب مر جاؤنگا۔ تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا**"

پھر فرمایا "تھوڑے دن صبر کرو۔ پھر جو پیچھے آئے گا۔ اللہ تعالےٰ جیسا چاہے گا۔ وہ تم سے معاملہ کریگا" (بدر ۴ و ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ آپ اپنے بعد بھی خلافت کے قائل تھے۔ اور اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے متعلق سمجھتے تھے کہ اسے خدا کھڑا کریگا۔ اور وہ جیسے خدا چاہے گا۔ ویسے ہی معاملہ کرے گا۔ گویا اس کے عقائد حق و راستی پر مبنی ہونگے۔ اور وہی درست عقائد ہونگے لیکن اگر ایسا نہیں۔ تو غیر مبایعین اور ان کے امیر کو یہ بھی اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جو مسئلہ تکفیر میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ کے عقیدہ کے ساتھ متفق تھے۔ وہ بھی (معاذ اللہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کے خلاف تھے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخری فیصلہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب

۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ "آخری فیصلہ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع فرمایا۔ جس میں اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو۔ اور لکھا۔ کہ "یہ کسی الہام اور وحی کی بناء پر پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض دُعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔"

نیز تحریر فرمایا کہ :-

"مولوی ثناء اللہ صاحب سے التماس ہے۔ کہ وُہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

اس تحریر کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار میں شائع کر کے لکھا۔ کہ "اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی۔ اور بغیر میری منظوری کے اسکو شائع کر دیا۔"

"تمہاری یہ تحریر کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہوسکتی۔"

"اگر میں مرگیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہوسکتی ہے۔"

نیز لکھا۔ کہ "خدا تعالےٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وُہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کریں۔" (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

اسی طرح مرقع قادیانی اگست ۱۹۰۷ء میں لکھا۔ "آنحضرت علیہ السلام باوجود سچا نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے اور مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا۔"

ان عبارتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی شوخیوں کے پیش نظر بغرض مباہلہ ایک بد دُعا کی۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے کہا کہ اس کی تائید یا تردید میں جو چاہیں لکھ دیں۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس تجویز کو نامنظور کرتے ہوئے مباہلہ سے گریز اختیار کیا۔ اور اس معیار کو غلط قرار دے دیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا تھا۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو۔ اور اس وجہ سے مُباہلہ نہ ہُوا۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اس کی تائید میں بددُعا کر دیتے۔ تو مُباہلہ قرار پا جاتا۔ اور پھر مرنے والا کاذب اور زندہ رہنے والا صادق ٹھہرتا۔ لیکن چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب مقابلہ میں نہ نکلے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں اس قسم کی بددعا نہ کی۔ اس لئے نہ مُباہلہ ہُوا۔ اور نہ ایسی صورت میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی موت ان کے ہمخیال لوگوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا معیار بن سکتی تھی۔ اس واقعہ کو مختصر طور پر بیان کر دینے کے بعد میں چند باتیں مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے رفقاء کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

مولوی صاحب بتائیں کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ رہتے اور وُہ خود فوت ہو جاتے۔ تو یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچا ہونے اور آپ کے ناحق پر ہونے کی دلیل ہوتا یا نہ؟ اس کے جواب میں اگر آپ یہ کہیں کہ باوجود میرے مرنے کے مرزا صاحب سچے نہ ہوتے۔ کیونکہ میں نے پہلے ہی لکھ دیا۔ کہ کذب و صدق کا یہ معیار نہیں ہے۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو۔ تو عرض ہے۔ کہ جب یہ بات معیار ہی نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوت ہو جانا آپ کے کذب کی دلیل کس طرح ہُوا۔ اور اگر آپ کہیں کہ میرا مر جانا واقعی مرزا صاحب کے سچا ہونے کی دلیل ہوتا۔ اس لئے مرزا صاحب کا فوت ہونا ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔ تو یہ بات بھی درست نہیں۔ کیونکہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُعائے مُباہلہ شائع کی۔ اس وقت مولوی ثناء اللہ صاحب نے نہ مقابلہ میں بد دُعا کی۔ اور نہ اس معیار کو تسلیم کیا۔ بلکہ صاف طور پر لکھ دیا تھا۔ کہ یہ تحریر اصولی رنگ میں درست نہیں۔ پس آج مولوی صاحب کا کوئی حق نہیں۔ کہ اس تحریر کو صحیح قرار دیتے ہوئے اپنی سچائی کا اس سے ثبوت پیش کریں :

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب یہ کہیں کہ گو میں اس معیار کو نہیں مانتا۔ مگر مرزا صاحب چونکہ مانتے تھے۔ اس لئے بقول ان کے وُہ کاذب ثابت ہوتے ہیں۔ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مسلمہ اصل ہے۔ کہ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کی عمریں لمبی ہُوا کرتی ہیں۔ پس کیوں نہ اس اصل کے ماتحت مولوی صاحب کی زندگی کو ایسا ہونے کی دلیل قرار دی جائے۔

پھر یہ کہنا بھی کسی طرح درست نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ کاذب صادق کی زندگی میں فوت ہو جاتا ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ اگر دو شخص آپس میں مباہلہ کریں۔ تب کاذب صادق سے پہلے مرتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

"یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا ہے۔ ہم نے تو یہ لکھا ہے۔ کہ مُباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وُہ سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سب اعداء ان کی زندگی میں ہلاک ہو گئے؟ ہزاروں اعداء آپ کی وفات کے بعد زندہ رہے۔ ہاں جھوٹا مُباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی میں ہلاک ہُوا کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مخالف بھی ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے۔"

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تحریر مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کے بعد کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور مولوی ثناء اللہ صاحب کی موت کے منتظر نہ تھے۔ کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بالمقابل دُعا شائع کر کے مباہلہ کی صورت پیدا نہیں کی تھی۔ اور جب مُباہلہ ہی نہیں ہُوا تو مولوی ثناء اللہ صاحب کی موت بھی ضروری نہ تھی بلکہ حق یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا زندہ رہنا ضروری تھا۔ کیونکہ اعجاز احمدی کے صفحہ ۳۶ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ذریعہ عنقریب میری تین پیشگوئیاں پُوری ہوں گی۔ جن میں سے ایک کے متعلق یوں فرماتے ہیں :-

"اگر اس چیلنج پر وُہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو وُہ ضرور پہلے مریں گے۔"

اب یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی موت مُباہلہ کرنے کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ہوگی ورنہ بعد میں۔ اس پیشگوئی کے پانچ سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مُباہلہ کی دُعا لکھی۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب چونکہ اس کے لئے مستعد نہ ہوئے اس لئے اس پیشگوئی کے مطابق وُہ زندہ رہے۔ اور اگر باوجود چیلنج پر مستعد نہ ہونے کے ان کی موت ہو جاتی۔ تو اصل پیشگوئی کی غرض مشتبہ ہو جاتی۔ پس اصل پیشگوئی کو پُورا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کی حکمت نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو موت سے بچا لیا۔ تاکہ یہ بات نمایاں طور پر قائم رہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی موت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مشروط بامُباہلہ تھی۔ اور ان کے چیلنج قبول کرنے پر منحصر :

خاکسار۔ عبدالکریم شرما واقف زندگی تحریک جدید قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریما! صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر بگے آفت شود پیدا

ذیل میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور سال ششم کی قربانی کا وعدہ پورا کرنیوالے اصحاب کے خطوط کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے درخواست ہے۔ کہ ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید سال ششم میں حصہ لیا ہے۔ وہ حضور کے ارشاد کی تکمیل میں ۱۰ اگست تک اپنے وعدے کی رقم سالم ادا کرنے کی انتہائی جدوجہد کرے۔ تا اس کا عہد پورا ہو جائے۔ اور وہ خدا کی رضا حاصل کرنے والا ہو۔

(۱) مکرمی حکیم ثناء اللہ صاحب جمشید پور سے لکھتے ہیں۔ میں آج گھر کے لئے خرچ بھیجنے والا تھا۔ کیونکہ جب سے آیا ہوں میں نے خرچ گھر نہیں بھیجا۔ مگر ایک طرف حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد تھا۔ کہ ۱۰ اگست سے پہلے پہلے احباب اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ اور اسی اثنا میں اخبار الفضل ملا۔ جس میں آپ کی تحریک تھی۔ اسی وقت خیال آیا۔ کہ سلسلہ کی ضروریات کو جس کا میں نے اپنی خوشی سے وعدہ کیا ہے۔ گھر کی ضروریات پر مقدم کرنا ضروری ہے۔ اس لئے بجائے گھر خرچ روانہ کرنے کے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر رہا ہوں۔ حضور میرے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) میاں بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی دنبالہ لکھتے ہیں۔ قریباً دو ماہ کا عرصہ گزرا۔ میں نے حضور کی خدمت میں لکھا۔ کہ میرے مالی حالات بہت خراب ہیں۔ میں نے ایک درخواست کی ہے اگر وہ منظور ہو جائے۔ تو میں ایک ماہ کی آمد اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے تحریک جدید میں پیش حضور کر دوں گا۔ اس درخواست کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے دس دس روپیہ ماہوار کے حساب سے کچھ امداد ملنے کا انتظام کر دیا ہے۔ اور پہلی رقم ۱۰ روپے کی کل شام کو مجھے ملی ہے۔ میں نے چندہ تحریک جدید سال چہارم، پنجم اور چھٹے سال کا ادا کر دیا ہے۔ مگر سال اول۔ دوم اور سوم کا نہیں دیا۔ اب یہ دس روپیہ سال اول اور دوم کا پیش کرتا ہوں۔ دوسرے مہینے کے دس روپیہ ملنے پر معہ اضافہ ۔/۶/۵ پیش کر کے چھ سال کا چندہ ادا کر دوں گا۔ اور اس طرح میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے لئے اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائیگا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے اس نے میرے جیسے معذور اور بے بس انسان کو بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری سپاہیوں والی فہرست میں شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔ میری یہ دیرینہ دلی خواہش پوری کر دی۔ میں نہایت ادب سے حضور کی خدمت میں اپنے الجھے ہوئے حالات کے سلجھنے کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(۳) منشی نیاز اللہ صاحب فیض آباد سے لکھتے ہیں۔ مارچ ۳۷ء کے شروع میں میں نے حضور کی خدمت میں درخواست کی تھی۔ کہ میری ایک جائیداد ایک ہزار سے اوپر کی ہے۔ میں اس کوشش میں ہوں۔ کہ اگر وہ فروخت ہو جائے تو میں تحریک جدید کا چندہ ادا کر دوں میری عمر اس وقت اسی سال کے قریب ہے۔ میں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر ۱۹۰۲ء میں بیعت کی تھی۔ مگر باوجود انتہائی کوشش کے کامیاب نہ ہو سکا۔ اس لئے میں تحریک جدید میں باقاعدہ شامل نہ ہو سکا۔ جس کا میرے دل پر قلق اور رنج تھا۔ صرف تیسرے سال میں میں نے پانچ روپے دیئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ اب جائیداد کا نصف حصہ فروخت ہو گیا۔ اور میں آج تحریک جدید کے دس سال کا چندہ پیش حضور کر رہا ہوں۔ حضور اسے منظور فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے منظور فرما کر جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ یہ رقم دس سالہ داخل ہو چکی ہے۔

(۴) ملک امام الدین و عبد الحفیظ صاحبان ولد منشی اللہ رکھا صاحب بھیرہ یال سے لکھتے ہیں۔ تحریک جدید سال ششم کا وعدہ ایک سو دس روپیہ کا ہے۔ جو حضور اقدس میں پیش ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس حقیر رقم کو قبول فرمائے اور آئندہ سالوں میں بھی اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کی توفیق بخشے۔

احباب کرام کو معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سال ششم کے بارے میں فرما چکے ہیں۔ کہ اس سال کا تحریک جدید کا سالانہ جلسہ جو ۱۰ اگست کو ہے اس سے پہلے پہلے اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیں۔ اگر کوئی صاحب ایسے ہیں۔ جو اس تاریخ تک نہیں پورا کر سکتے۔ تو کم سے کم اپنے وعدہ کا بڑا حصہ ادا کر دیں۔

جو احباب ۱۰ اگست تک اپنے وعدہ کو پورا کر دیں گے۔ ان کے نام ۱۰ اگست کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ ع

بہ کوشند اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا

خاکسار۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

گدائے درِ مسیح موعود علیہ السلام کی التجاء

تو دل کو میرے مہبطِ انوار بنا دے
ہاں تو میرے ویرانے کو گلزار بنا دے

دیوانہ بنا یا مجھے ہشیار بنا دے
جو چاہے بنا دے مجھے اک بار بنا دے

یوسف کو تو پھر رونقِ بازار بنا دے
اور پھر تو زلیخا کو خریدار بنا دے

پھر آگ جلاتے ہیں براہیمؑ کی خاطر
تو پھر مرے قادر اسے گلزار بنا دے

دنیا مجھے دیوانہ جو سمجھے تو بلا سے
دیوانہ تو میں ہوں مجھے ہشیار بنا دے

بادل نے مصیبت کے مجھے گھیر لیا ہے
یارب تو اسے ابرِ گہر بار بنا دے

ناکام نہ اُٹھ جاؤں کہیں تیری گلی سے
تو کچھ تو مجھے اے نگہِ یار بنا دے

منظور ترے در پہ جو حیران پڑا ہے
تو بگڑی ہوئی میری اے میری سرکار بنا دے

ڈاکٹر منظور احمد ممبر ... قادیان

مقامی احباب قادیان کی اطلاع کیلئے

ہیں حکیم عبد العزیز خانصاحب مالک طبیہ عجائب گھر کے ہاں۔ روح کیوڑا۔ روح بید مشک۔ شہد۔ عرق گلاب دو آتشہ سرکہ۔ گلقند۔ تیل سرسوں وغیرہ دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ کہ یہ اشیاء نہایت خالص اور عمدہ ہیں۔ اور یقیناً ہمارے نزدیک قادیان میں اس سے زیادہ بہتر اور کہیں نہیں ملیں گی۔ باوجود اس قدر اعلیٰ ہونے کے قیمت بھی واجبی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مقامی احباب فائدہ حاصل کریں گے۔ ظہور احمد۔ رشید احمد ارشد ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ و خارجہ۔ (صاحبزادہ) مرزا منصور احمد۔ ملک صلاح الدین ایم اے پرائیویٹ سیکرٹری۔ محمد ابراہیم بی اے ہیڈ ماسٹر۔ علی محمد اجمیری ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

لاہور

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ لاہور نے یوم التبلیغ پوری کوشش اور سعی سے منایا۔ تمام احباب نے تبلیغ بذریعہ وفود۔ اکیلے اکیلے اور تقسیم لٹریچر سے کی۔ غیر احمدی اصحاب نے عام طور پر خوشی سے گفتگو سنی۔ ساڑھے گیارہ ہزار کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ غیر مبایع اصحاب کو خصوصیت سے تبلیغ کی گئی۔ خاکسار عبد الکریم سکرٹری تبلیغ

سکندرآباد

۱۴ ماہ وفا احمدیاں سکندرآباد نے سارا دن انفرادی طور پر اور وفود کی صورت میں تبلیغ احمدیت میں صرف کیا۔ مختلف موضوعات کے بیسیوں ٹریکٹ پمفلٹ اور کتب سلسلہ نظام سٹیٹ۔ بسز اور ریلوے ٹرین کے مسافروں اور سٹاف، شہر کے بازاروں ہوٹلوں اور تاجروں میں پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ تقسیم لٹریچر کے علاوہ زبانی تبلیغ بھی کی گئی جس کا بفضل خدا نہایت عمدہ اثر ہوا۔

ہمارے محترم بزرگ اور امیر جماعت جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی مساعی جمیلہ خاص طور پر قابل قدر ہیں۔ باوجود پیرانہ سالی آپ دن بھر بسوں میں پمفلٹ اور کتب تقسیم کرتے رہے۔ اور اپنے خاندان کے غیر احمدی افراد کو مخاطب کرتے ہوئے ایک جامع اور موثر تبلیغی مضمون تحریر کیا۔ نیز سیٹھ صاحب موصوف کے خاندان کی خواتین نے بھی نہایت اخلاص اور خوشی سے تبلیغ احمدیت میں حصہ لیا۔ خاکسار مرزا محمد حسین قائد خدام الاحمدیہ سکندرآباد

جالندھر شہر

۱۴ کو دعا کے بعد تمام احباب پروگرام کے ماتحت شہر کے مختلف حصوں میں تبلیغ کے لئے پھیل گئے۔ شہر اور ملحقہ بستیوں میں تقریباً ۸۰۰ اشتہار و ٹریکٹ تقسیم کئے

نی طور پر بھی تبلیغ کی۔ خاکسار بشیر احمد سکرٹری تبلیغ

لکھنؤ

جماعت احمدیہ لکھنؤ نے ۱۴ جولائی کو یوم تبلیغ منایا۔ قریباً تین ہزار ٹریکٹ اور رسالے شہر میں تقسیم کئے۔ اور بعض معززین کو ان کے گھروں پر جاکر تبلیغ کی۔ جس کا خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر رہا

خاکسار اختر لکھنؤ

انبالہ شہر

۱۴ ماہ وفا کو نماز فجر کے بعد دوست دعا کر کے وفود کی صورت میں شہر کے مختلف حصوں میں پھیل گئے۔ ۵۰۰ مختلف ٹریکٹ غیر احمدی اصحاب میں تقسیم کئے گئے۔ بہت سے عوام اور معززین سے ملاقات کر کے تبلیغ کی گئی۔ بعض مواقع پر عوام کا رجحان زیادہ تر لہو و لعب کا رہا اور مذاق اور درشت کلامی سے پیش آتے رہے۔ خاکسار ننھے خان سکرٹری تبلیغ انبالہ شہر

جہلم

یوم تبلیغ غیر احمدی اور غیر مبایع خواتین میں لجنہ اماء اللہ جہلم نے منایا۔ بہت سے ٹریکٹ مختلف مضمونوں کے تقسیم کئے گئے اور زبانی بھی بعض مستورات کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوا۔ اللہ تعالیٰ نیک اثرات پیدا کرے۔ خاکسار سعیدہ بیگم سکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ۔

ڈنگہ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۴ کو احباب جماعت نے بعد نماز صبح دعا کرنے کے بعد بطور وفود شہر اور چار دیہات ملحقہ میں سارا دن تبلیغ کی خدا کے فضل سے کوئی ناگوار واقعہ پیش نہیں آیا ۲۶۵ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے لوگوں نے دلچسپی سے باتوں کو سنا کئی لوگوں نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کی خواہش کی۔ محمد دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

تبلیغ کا دلچسپ طریقہ

افسانے تو آپ نے ہزاروں پڑھے ہوں گے۔ مگر ہمارے افسانے سے زیادہ دلچسپ آج تک نہیں مطالعہ فرمایا ہوگا۔ اور پھر لطف یہ کہ مذہبی افسانہ ہے۔ اس کتاب کا نام خاتم النبیین ہے جس کے اندر چھ سو آیات اور اڑھائی سو احادیث سے بحث کر کے مخالف کو دس ہزار کا چیلنج دیا ہے اور دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ کتاب ہاتھ میں لینے کے بعد ختم کرنے سے پہلے ہاتھ سے رکھنا غیر ممکن۔ ۔۔۔ صفحات کے باوجود افسانہ کی حلاوت اس غضب کی ہے۔ کہ مخالف بھی ذوق شوق سے کتاب کا مطالعہ کرتا ہے۔ قیمت پونے چار روپے کی بجائے صرف دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ اگر کتاب دلچسپ نہ ہو۔ یا اس سے بہتر کوئی دوسری کتاب آپ نے مطالعہ کی ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر دگنی قیمت میں واپس لیں گے اگر دگنی قیمت میں واپس نہ لیں تو اسی اخبار میں شکایت چھپوائیے

مینیجر پنک مندر عابد منزل بلیماراں دہلی

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے دیانتدار ثابت ہوئے ہیں۔

الہام الیس اللّٰہ بکاف عبدہ خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں۔ نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں اور آرڈر آنے پر حسب منشا طیار کئے جاتے ہیں

سلور جوبلی میڈل جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے فرمائی تھی۔ ۲ آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں:

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب۔

خضاب دلپذیر

سفید بالوں کو پانچ منٹ میں قدرتی سیاہ کر دینے والا خشک سفوف ہے۔ قیمت فی شیشی چار آنے۔ بارہ شیشی اڑھائی روپیہ چھ شیشی سوا روپیہ (محصولڈاک نصف درجن دس آنے ایک درجن ۱۲ آنے بذمہ خریدار) مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر حیات

بڑھاپے اور جوانی کی اکثر کمزوریوں کو بہت جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے استعمال کرنے سے حس کاذبہ وغیرہ امراض کو ایک دو ہی خوراک سے صحت ہو جاتی ہے ۱۰ روز کی مکمل خوراک عہ

مینیجر دواخانہ احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ خطبات کا جلد سے جلد مطالعہ کرنے کیلئے "الفضل" کا خطبہ نمبر اڑھائی روپیہ سالانہ میں خرید فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن میں ۱۹ر جولائی کو ہٹلر نے ریخ سٹاگ میں تقریر کرتے ہوئے معاہدہ ورسیلز پر حملہ کیا۔ اور برطانیہ اور فرانس پر الزام لگایا۔ کہ وہ اس معاہدہ پر اصرار کر رہے ہیں۔ ہٹلر نے دھمکی دی کہ اگر برطانوی لوگوں نے اس کے مطالبات کو نہ سُنا۔ تو وہ لنڈن۔ انگلستان اور برطانوی سلطنت کو تباہ کر دے گا۔ ہٹلر نے کہا کہ میں آخری بار معقولیت کے نام پر اپیل کرنا چاہتا ہوں۔ نیشنل سوشلسٹ تحریک کا پروگرام جہاں تک اس کا دنیا کے ساتھ تعلق ہے یہ ہے کہ معاہدہ ورسیلز کو منسوخ کر دیا جائے یہ خیال کہ فرانس اور برطانیہ کا تمدن دنیا کی راہنمائی کر سکتا ہے۔ یہ دعوے کرنے والوں کی بے عملی اور کوتاہی سے ڈھونگ ثابت ہو چکا ہے۔ جرمنی کے تمام مطالبات کو برطانوی اور فرانسیسی خواہشات کے خلاف پورا کیا جائیگا۔ ہٹلر نے مزید کہا۔ میں رحم کے لئے اپیل نہیں کر رہا۔ بلکہ ایک فاتح کی حیثیت سے بول رہا ہوں۔ میں اس بات کی کوئی وجہ نہیں دیکھتا۔ کہ موجودہ جنگ جاری رکھی جائے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس جنگ کو جس میں لاکھوں جانیں تباہ ہوں گی ختم کر دیا جائے۔ بہت ممکن ہے کہ مسٹر چرچل ایک بار پھر میرے اس بیان کو پراہ کر نظر انداز کر دیں۔ کہ یہ ہمارے خدشہ کا یا فتح کے متعلق ہمارے شبہ کا نتیجہ ہے۔ لیکن ایسی صورت میں آنے والے واقعات کا میں صاف ضمیر سے سامنا کر سکوں گا۔

لنڈن ۱۹ر جولائی۔ جرمن پارلیمنٹ کے اجلاس کے خاتمہ پر مارشل گوئرنگ نے ہٹلر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس نے ملک کی عزت کو برقرار رکھا ہے۔ اور اسے بڑھایا ہے۔ سب سے بڑی اور لاثانی جنگ اب ختم ہو چکی ہے۔ آئندہ جنگ کا انحصار اس بات پر ہے۔ کہ ہٹلر نے جو اپیل کی ہے۔ اس پر عمل کیا جاتا ہے یا نہیں۔

لنڈن ۱۹ر جولائی۔ رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ باوثوق حلقوں میں ہٹلر کی تقریر کو ہر لحاظ سے بے معنی۔ بے قاعدہ اور خشک خیال کیا جاتا ہے۔ اس میں بجز اس کے کچھ نہیں کہ گالیاں دی گئی ہیں۔ اور وزیر اعظم کو کوسا گیا ہے۔ یہ تقریر اس قابل نہیں۔ کہ اس کی طرف توجہ دی جائے۔

لنڈن ۲۰ر جولائی۔ ہٹلر کی تقریر کے متعلق ذمہ دار سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ برطانیہ ہٹلر کے حملے کا جواب دینے کے لئے تیار ہے وہ چاہے تو دیکھ لے۔ برطانوی گورنمنٹ اس کی تقریر کا جواب فی الحال نہیں دینا چاہتی۔ کیونکہ اس نے اپنی پالیسی کا اعلان پچھلے ہفتہ پارلیمنٹ میں کر دیا تھا۔ مگر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر چرچل مزید اعلان بھی کرنے والے ہیں۔

واشنگٹن ۲۰ر جولائی۔ ممالک متحدہ امریکہ کے براڈ کاسٹنگ سسٹم نے بحر اوقیانوس کے کنارے ۱۳ر سٹیشنوں کا سلسلہ منقطع کر دیا ہے اور اعلان کیا۔ کہ امریکہ ہٹلر کی تہذیب کے خلاف گناہ کرنے کی سہولتیں بہم پہنچانا نہیں چاہتا۔

روم ۲۰ر جولائی۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی نے ہٹلر کی تازہ تقریر کے متعلق اعلان کیا ہے۔ کہ اطالوی پولیٹیکل حلقوں میں اسے بہت پسند کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ یہ تقریر معقولیت سے پُر اور ایک عظیم الشان سیاسی کارنامہ ہے۔ اور ایک عظیم الشان مدبر کی عظیم الشان فاتحانہ تقریر ہے۔ اٹلی کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اسے خاص طور پر پسند کیا گیا ہے

واشنگٹن ۲۰ر جولائی۔ امریکہ کے ایک بحری مبصر نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی نے گذشتہ دس ہفتوں میں برطانیہ کی بحری قوت کو بیکار کرنے کے لئے آبدوزیں۔ مقناطیسی سرنگیں۔ اور جنگی طیارے اندھا دھند استعمال کئے مگر نہ صرف اسی ہزار میل لمبی سمندری شاہراہوں پر برطانیہ کے تجارتی اور فوجی جہازوں کی آمد و رفت میں کوئی خلل نہیں واقع ہوا۔ بلکہ جرمنی کے یہ ہتھیار ناکارہ کر دیئے گئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہٹلر نے اپنی تازہ تقریر میں بحری افسروں کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ اس نے فضائی اور بری افواج کو خراج تحسین ادا کیا ہے۔

لنڈن ۲۰ر جولائی۔ محکمہ فوج نے آج نوجوانوں کی ایک اور کلاس کو طلب کیا ہے۔ جس کی رو سے ۱۹۰۷ء میں پیدا ہونے والے تمام نوجوانوں کو لازمی طور پر بھرتی ہونا پڑے گا۔ اس وقت ۴۰ لاکھ کے قریب نوجوانوں کو فوجی بھرتی کے لئے طلب کیا جا چکا ہے۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے بحر اوقیانوس۔ رود بار انگلستان اور بحیرہ شمالی میں برسٹ سے واٹنڈ ہم تک حملہ کے لئے چھ لاکھ فوج جمع کر دی ہے۔ ہر قسم کے سینکڑوں جہاز مزید یہاں ہیں۔ اس بیڑے کے ہمراہ ای بوٹ۔ آبدوز کشتیاں اور جنگی ہوائی جہاز ہوں گے۔

لنڈن ۱۹ر جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جرنیل سر اڈ منڈ فیلڈ مارشل بنائے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۹ر جولائی۔ برطانوی کیبنٹ کے وزیر مسٹر گرین وڈ نے ایک براڈ کاسٹ تقریر میں کہا۔ کہ گذشتہ دس ہفتوں میں جنگی سامان بنانے والے نو ہزار کارخانوں کی رفتار میں بھاری اضافہ ہو گیا ہے۔ اب کام کرنے والے تھوڑے ہیں۔ اور کاریگروں کی اسامیاں زیادہ ہیں۔ اب ہم نے کام کے لئے مردوں عورتوں کی جاری تعداد کو کاریگری کے لئے ترتیب دینا۔ اور اس امر کی نگرانی۔ کہ چھوٹے گریڈ میں کام کرنے والے مزدور اپنے وقت اور قابلیت کو ضائع نہ کریں۔ اور تیسرے عام مزدوروں۔ اور نیم تربیت یافتہ مزدوروں کو کاریگر بنانا۔

لاہور ۲۰ر جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے مجسٹریٹوں کے نام ایک سرکلر بھیجا ہے۔ جس کی رو سے عدالتوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ آئندہ مقدمات کی سماعت کے دوران میں اور عدالت کی طرف سے خط و کتابت میں لفظ "تم" کی بجائے "آپ" استعمال کیا جائے۔ ان ہدایات کا اطلاق گواہوں۔ اور دوسرے اصحاب کے علاوہ ملزموں کے کیس میں بھی ہو گا۔

لکھنو ۲۰ر جولائی۔ ایک جوہری نے پولیس میں رپورٹ دی ہے۔ کہ اس نے ایک بیمہ شدہ پارسل میں سونے کے ۱۱۲ ٹکڑے وزنی ۷۵۱ تولہ قیمتی بیس ہزار روپیہ بمبئی بھیجے تھے۔ لیکن بمبئی کے جوہری کو پارسل کھولنے پر سونے کی بجائے لوہے کے ٹکڑے ملے۔

شکاگو ۲۰ر جولائی۔ امریکہ کے سیاسی حلقوں میں پریذیڈنٹ روزویلٹ کی نامزدگی پر جو تبصرہ کیا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ برلن نے ۱۵ر جولائی کو امریکہ کی صدارت کے اس نئے امیدوار کا نام ظاہر نہیں کیا تھا جس نے اس کے اپنے بیان کے مطابق اعلان کیا تھا۔ کہ امریکہ نہ صرف جنگ یورپ میں شامل نہیں ہو گا بلکہ سامان جنگ بھیجنے کی بھی ممانعت کر دی جائے گی۔ برلن ریڈیو نے اس نئے امیدوار کے منتخب ہو جانے کی پیشگی توقع ظاہر کی تھی۔ مگر اس کے پانچ دن بعد امریکہ نے مسٹر روزویلٹ کو صدارت کے لئے تیسری بار امیدوار نامزد کر کے دنیا کے سامنے اپنی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ امریکہ اب غیر جانبدار نہیں رہا۔ بلکہ جنگ میں آ رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۱ جولائی - آسٹریلیا کے گشتی جہاز سڈنی اور تین برطانوی گشتی جہاز جنہوں نے اطالیہ کے ایک بہت بڑے جنگی جہاز کو ڈبویا تھا سکندریہ پہنچ گئے ہیں - اطالوی جہاز کے ۵۴۵ آدمی بھی جنہیں جنگی قیدی بنایا گیا ہے سکندریہ لائے گئے ہیں - جنگی قیدیوں کو ہندوستان میں رکھنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے - اور ایک سو سے زیادہ اطالوی قیدی پہنچ گئے ہیں - جنہیں احمد آباد کے کیمپ میں نظر بند کر دیا گیا ہے -

لنڈن ۲۰ جولائی معلوم ہوا ہے - کہ سر ایلن برک برطانیہ کی مقامی فوجوں کے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے ہیں - آپ فرانس اور بلجیم کی جنگ میں وہاں موجود تھے -

رنگون - ۲۱ جولائی برما میں ایک لاکھ پونڈ سے زیادہ رقم لڑائی میں امداد دینے کے لئے جمع ہو گئی ہے -

دہلی - ۲۱ جولائی - بلوچستان کے تمام ضلعوں سے لڑائی میں مدد دینے اور وفاداری کے پیغام پہنچ رہے ہیں -

اور جنگی کمیٹیاں بن گئی ہیں - لڑائی کے لئے روپے جمع کئے جا رہے ہیں -

کراچی - ۲۱ جولائی سندھ میں ہوائی جہاز خریدنے کے لئے جو فنڈ جمع کیا جا رہا ہے - اس میں دو لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے -

دہلی - ۲۱ جولائی - آج "ہریجن" اخبار میں گاندھی جی نے پھر لکھا ہے کہ بین الاقوامی جھگڑے عدم تشدد کے ذریعہ سلجھانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرتا ہوں - گاندھی جی نے والسرائے ہند کو ہر رنگ میں اپنی خدمات کی پیشکش کی تھی - جس کی حکومت برطانیہ کو اطلاع دے دی گئی - اس کے لئے گاندھی جی نے شکریہ ادا کیا ہے - اور لکھا ہے - کہ میں نے یہ پیشکش اس لئے کی تھی - کہ میں جانتا تھا - برطانیہ اس وقت تک لڑائی جاری رکھے گا - جب تک - اس کی فتح نہ ہو جائے - اور یہ بات اس کی شان کے شایاں ہے - مگر انسانوں کا خون بہایا جائے - اور کوئی ایسا طریق نہ سوچا جائے - کہ یہ مطلب بھی حاصل ہو جائے اور نقصان بھی نہ ہو - اگر عدم تشدد پر عمل کیا جائے - کہ لڑائی کے موجودہ تمام ساز و سامان دے دئے

کاریگروں کی ضرورت

ایک سرکاری محکمہ میں مندرجہ ذیل ماہرین فن یا کام کو جاننے والے کاریگروں کی ضرورت ہے - خواہشمند احباب سرنامہ چھوڑ کر اپنی درخواستیں مع نقول اسناد سرٹیفکیٹ وغیرہ دفتر ہذا میں جلد تر بھجوا دیں - حتی الوسع دفتر میں حاضر ہو کر اپنی لیاقت کا ثبوت پیش کریں - ٹرنر (خراد کا کام جاننے والے) ملر - گرائینڈر - فٹر - تیز ملرائیٹ فٹر اور تانبا و ٹین ساز -

ناظر امور خارجہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر ع 6/4 - 14 - 2 کوڈ ورڈ "AA BCD" نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے 1/11/41 اور 31/3/42 کے درمیان حسب ذیل اشیاء کی خرید کی غرض سے فی روپیہ کی بنا پر متفرق سٹورز کے لئے ٹنڈر دیئے کار ہیں - بانسوں کی بہنگی - کوئلہ - ٹوکرے - توت اور بلچھی کے اینٹیں ملاکا کی کھجور کی چھڑیاں - جلاتین - سریش - گلیسرین - اسفنج - چھتریوں کے فریم - ٹنڈر جنرل منیجر کے دفتر میں زیادہ سے زیادہ ۳ ستمبر ۱۹۴۰ء بروز سوموار دو بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں - یہ ٹنڈر اگلے کام کے روز گیارہ بجے قبل دوپہر کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر میں کھولے جائیں گے - ٹنڈر فارم ۲۲/۴۱ سے کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں - اور وہاں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں - ٹنڈر کی قیمت فروخت دو روپے اور تین Specifications کی چھ آنہ گویا مکمل ٹنڈر کی قیمت ۲/۶/۰ روپیہ ہے - بیرونی مقامات کے لئے پوسٹیج اور پیکنگ کے لئے آٹھ آنہ زائد ہونگے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے - ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو - اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے - جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو کیا امیر کیا غریب - ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں - اور جن کو مولا کریم نے اولاد دی ہے - وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں لہٰذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو - وہ ارسطوئے زمان استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدین رضؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں - مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ و امن میں رکھے آمین - دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے - حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر - دھند کر - آشوب چشم ہوتا ہے - دل دھڑکتا ہے - ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں - کام کو جی نہیں چاہتا - ہاضمہ بگڑ جاتا ہے - معدہ و جگر تلی کمزور ہو جاتے ہیں - اور کئی قسم کی بیماریاں آ موجود ہوتی ہیں - ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں - ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی - رات کو سکھ کی نیند سو جائیں - صبح کو اجابت کھل کر آتی ہے اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے - ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے قیمت یکصد گولی ایک روپیہ (عہ)

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت خراب ہیں - مسوڑھوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے - دانت ہلتے ہیں - گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے - دانت ہلتے ہیں - ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے - ہاضمہ بگڑ گیا ہے - دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے - تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں - دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں - قیمت دو اونس شیشی ۱۲

تریاق گردہ - درد گردہ ایسی موذی بلا ہے - کہ الامان جس کو ہوتا ہے - وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے - اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے - اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے - اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے - اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے - اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو - خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے - جب کنکر گھر گھر کر باریک ہو جاتا ہے - اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے - تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے - اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی - قیمت ایک اونس عہ

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ قلعی - عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں - پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں - حرارت غریزی کو بڑھانے میں بید اکسیر ہیں - جس پر انسان کی صحت کا دار و مدار ہے - طاقت مردمی کے بڑھانے میں تقویت دیتی ہیں - کمزوری کی دشمن ہیں - طاقت و توانائی کے دوست ہیں - دل و دماغ جگر سینہ اور معدہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں - قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ ہے - قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے (سے) المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ مالک دواخانہ معین الصحت قادیان -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۱ جولائی۔ آسٹریلیا کے گشتی جہاز سڈنی اور تین برطانوی گشتی جہاز جنہوں نے اطالیہ کے ایک بہت بڑے جنگی جہاز کو ڈبویا تھا۔ سکندریہ پہنچ گئے ہیں۔ اطالوی جہاز کے ۵۴۵ آدمی بھی جنہیں جنگی قیدی بنایا گیا ہے۔ سکندریہ لائے گئے ہیں۔ جنگی قیدیوں کو ہندوستان میں رکھنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اور ایک سو سے زیادہ اطالوی قیدی پہنچ گئے ہیں۔ جنہیں احمد آباد کے کیمپ میں نظربند کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۰ جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ سر ایلین برک برطانیہ کی مقامی فوجوں کے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ فرانس اور بلجیم کی جنگ میں وہاں موجود تھے۔

رنگون ۔ ۲۱ جولائی برما میں ایک لاکھ پونڈ سے زیادہ رقم لڑائی میں امداد دینے کے لئے جمع ہو گئی ہے۔

دہلی ۔ ۲۱ جولائی۔ بلوچستان کے تمام ضلعوں سے لڑائی میں مدد دینے اور وفاداری کے پیغام پہنچ رہے ہیں۔

اور جنگی کمیٹیاں بن گئی ہیں۔ لڑائی کے لئے روپے جمع کئے جا رہے ہیں۔

کراچی ۔ ۲۱ جولائی سندھ میں ہوائی جہاز خریدنے کے لئے جو فنڈ جمع کیا جا رہا ہے۔ اس میں دو لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

دہلی ۔ ۲۱ جولائی۔ آج "ہریجن" اخبار میں گاندھی جی نے پھر لکھا ہے کہ بین الاقوامی جھگڑے عدم تشدد کے ذریعہ سلجھانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔ گاندھی جی نے وائسرائے ہند کو ہر رنگ میں اپنی خدمات کی پیشکش کی تھی۔ جس کی حکومت برطانیہ کو اطلاع دے دی گئی۔ اس کے لئے گاندھی جی نے شکریہ ادا کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ میں نے یہ پیشکش اسلئے کی تھی کہ میں جانتا تھا۔ برطانیہ اس وقت تک لڑائی جاری رکھے گا۔ جب تک۔ اس کی فتح نہ ہو جائے۔ اور یہ بات اس کی شان کے شایاں ہے۔ مگر انسانوں کا خون بہایا جائے۔ اور کوئی ایسا طریق نہ سوچا جائے۔ کہ یہ مطلب بھی حاصل ہو جائے اور نقصان بھی نہ ہو۔ اگر عدم تشدد پر عمل کیا جائے۔ کہ لڑائی کے موجودہ تمام ساز و سامان دھرے

کاریگروں کی ضرورت

ایک سرکاری محکمہ میں مندرجہ ذیل ماہرین فن یا کام کو جاننے والے کاریگروں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب سرنامہ چھوڑ کر اپنی درخواستیں مع نقول اسناد سرٹیفکیٹ وغیرہ دفتر ہذا میں جلد تر بھجوا دیں۔ حتی الوسع دفتر میں حاضر ہو کر اپنی لیاقت کا ثبوت پیش کریں۔ ٹرنر (خراد کا کام جاننے والے) ملر۔ گرائینڈر۔ فٹر۔ تیز ملرائیٹ فٹر۔ اور تانبا و ٹین ساز۔

ناظر امور خارجہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر ۲۱۶/۲-۶/۷ کوڈ ورڈ "AA BCD" نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے ۱-۱۱-۴۰ اور ۳۱-۱۲-۴۱ کے درمیان حسب ذیل اشیاء کی خرید کی غرض سے فی روپیہ کی بنا پر متفرق سٹورز کے لئے ٹنڈر درکار ہیں۔ بانسوں کی بہنگی۔ کوئلہ۔ ٹوکرے۔ توت اور ملبھی کے اینٹیں ملاکا کی کھجور کی چھڑیاں۔ جیلاٹین۔ سریش۔ گلیسرین۔ اسفنج۔ چھتریوں کے فریم۔

ٹنڈر جنرل منیجر کے دفتر میں زیادہ سے زیادہ ۳ ستمبر ۱۹۴۰ء بروز سوموار دو بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ یہ ٹنڈر اگلے کام کے روز گیارہ بجے قبل دوپہر کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر میں کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم ۲۲-۷-۴۰ سے کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ اور وہاں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر کی قیمت فروخت دو روپے اور تین Specifications کی چھ آنہ گویا مکمل ٹنڈر کی قیمت ۲/۶/۰ روپیہ ہے۔ بیرونی مقامات کے لئے پوسٹیج اور پیکنگ کے لئے آٹھ آنہ زائد ہوں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو کیا امیر کیا غریب۔ ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں لہذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ و امن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند لگ رہے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ و جگر تلی کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آ موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو سکھ کی نیند سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی ہے اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے قیمت یکصد گولی ایک روپیہ (عہ)

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت خراب ہیں۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲

تریاق گردہ ۔ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب کنکر کھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس عہ

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران۔ کشتہ قلعی۔ عقیق مرجان وغیرہ سے ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت عزیزی کو بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں تقویت دیتی ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کے دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ اور معدہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے (۶ روپے)

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah